المالک' ص:۱/ ۹۹) (روح پڑنے کے بعد اسقاط حمل کے ذرائع اختیار کرنا بالاجماع حرام ہے اور یہ قتل نفس کے حکم میں ہے) البتہ روح پڑنے سے پہلے عذر کی بنا پر بعض فقہا کے نزدیک اسقاط کی گنجائش ہے' جس طرح کہ باپ میں اگر اتنی استطاعت نہ ہو کہ دوسری عورت سے بچے کو دودھ پلوا سکے تو مولود کی غذائی ضرورت کے تحت حمل کا اسقاط کرا سکتا ہے کیونکہ بچہ کا موروثی طور پر ایڈز کے ساتھ پیدا ہونا اس سے شدید تر عذر ہے لیکن یہ اجازت بھی روح پڑنے سے پہلے کے لئے ہے نا کہ اس کے بعد۔ (طبی اخلاقیات' ص:۱۸' ناشر: اسلامک فقہ اکیڈمی)

۳۔ مصنوعی بارآوری اور ٹیوب بے بی کی شرعی حیثیت:

طب جدید نے ایک خطرناک ایجاد مصنوعی بارآوری یا ٹیوب بے بی کے نام سے کی ہے' جو شرعی اعتبار سے انتہائی حساس نوعیت کا معاملہ اور مختلف گوشوں کو حاوی ہے' جس سے خاندانی' سماجی' داخلاقی طور پر سنگین حالات مرتب ہوتے ہیں' اس کے مختلف طریقے آج مختلف مغربی ممالک میں رائج ہیں' اور ان سے شرعی نقطہ نظر سے بہت سے مسائل اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جن میں نسب وحرمت' مصاہرت' فراش زوجیت' غیر مرد کے ساتھ حاملہ عورت کا تعلق' عورت اور استبارئے رحم کے احکام شامل ہیں' ان کے علاوہ عورت کے اندر داخلی بارآوری یا نلکی کے اندر خارجی بارآوری کے بعد رحم میں انجکٹ کرنے کی ناجائز صورتوں کے ارتکاب پر وجوبِ حد کی سزا وغیرہ کے سارے ابواب ایک ساتھ کھل جاتے ہیں' رابطہ عالم اسلامی کی فقہ اکیڈمی نے اس پر دو سیمنار کرائے' ایک ۱۱ تا ۱۶ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ اور دوسرا آٹھواں سیمنار ۲۸ ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ میں منعقد کیا' ان میں اصل مسئلے کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا گیا کہ اولاد حاصل کرنے کیلئے بارآوری (یعنی مرد اور عورت کے درمیان براہ راست جنسی تعلق کے بغیر غیر فطری طریقے) کے درج ذیل دو بنیادی طریقے ہیں:

۱۔ اندرونی بارآوری کا طریقہ: یعنی مرد کے نطفہ کو عورت کے اندر مناسب مقام پر انجکٹ کر دیا جائے۔

۲۔ بیرونی بارآوری کا طریقہ: یعنی مرد کے نطفہ اور عورت کے انڈے کو ایک ٹسٹ ٹیوب میں رکھ کر طبی لیبارٹری میں بارآوری کی جائے پھر اس بارآور انڈے کو عورت کے رحم میں ڈال دیا جائے۔

ان دونوں ہی طریقوں میں عورت کی بے پردگی اس کام کو انجام دینے والے کے سامنے لازمی ہے' اس پر مزید بحث ومباحثہ سے یہ بات سامنے آئی کہ حمل وتولید کی غرض سے اندرونی یا بیرونی بارآوری کے لئے اپنائے جانے والے طریقے مختلف حالات میں سات ہیں' ان میں دو کا تعلق اندرونی بارآوری سے ہے اور پانچ کا بیرونی بارآوری سے ہے' داخلی بارآوری کے طریقے یہ ہیں:

۱۔ ایک شادی شدہ مرد کا نطفہ لے کر اس کی زوجہ کی رحم میں مناسب مقام پر انجکٹ کر دیا جائے جہاں نطفہ فطری طریقے پر اس انڈے کیساتھ مل جائے جو بیوی کی انڈادانی خارج کرتی ہے' اس طرح دونوں میں بارآوری ہو پھر

باذن اللہ رحم کی دیوار میں وہ چمٹ جائیں، جس طرح مباشرت کی صورت میں ہوتا ہے، اس طریقے کو اس وقت اختیار کیا جاتا ہے جب مرد کے اندر کوئی ایسی کمی ہو کہ وہ اپنا مادہ منویہ دوران مباشرت عورت کے مناسب مقام تک نہ پہنچا سکے۔

۲۔ ایک شخص کا نطفہ لے کر دوسرے شخص کی بیوی کے اندر مناسب مقام پر انجکٹ کر دیا جائے جہاں اندرونی طور پر بارآوری ہو پھر رحم میں علوق ہو جائے، اس طریقہ کو اس وقت اپنایا جاتا ہے جب شوہر بانجھ ہو اور اس کے مادہ منویہ میں انڈے نہ ہوں تو دوسرے مرد سے نطفہ حاصل کیا جاتا ہے۔

بیرونی بارآوری کے لئے یہ طریقے اختیار کئے جاتے ہیں:

۱۔ شوہر کا نطفہ اور اس کی زوجہ کا انڈا لے کر مقررہ فزیکلی شرائط کے مطابق ایک طبی ٹسٹ ٹیوب میں رکھا جائے، جہاں ان دونوں میں بارآوری ہو پھر جب بارآوری حصہ بکھرنے اور تقسیم ہونے لگے تو مناسب وقت میں اسے ٹسٹ ٹیوب سے نکال کر اس خاتون کے رحم میں ڈال دیا جائے جہاں وہ ایک عام جنین کی طرح افزائش وتخلیق کے مراحل سے گزرے اور مدت حمل کی تکمیل کے بعد بچہ یا بچی کی پیدائش ہو، یہی بے بی ٹسٹ ٹیوب جدید طبی وسائنسی کارنامہ ہے جسے اللہ نے آسان فرما دیا ہے، اس طریقے سے بچے اور بچیاں پیدا ہو چکی ہیں جن کی خبریں اخباروں میں آتی رہتی ہیں، اس طریقہ کو اس وقت اپنایا جاتا ہے جب بیوی بانجھ ہو اور اس کی وہ ٹیوب بند ہو جو اس کی انڈادانی اور رحم کے درمیان جڑی ہوتی ہے۔ (فلوپین ٹیوب)

۲۔ شوہر کا نطفہ اور کسی غیر عورت کی رضامندی سے اس کے انڈے کو لے کر ٹسٹ ٹیوب کے اندر بیرونی بارآوری کی جائے پھر بارآور ہونے کے بعد اسے اس کی بیوی کے رحم میں ڈال دیا جائے، یہ طریقہ اس وقت اپنایا جاتا ہے جب اس کی بیوی کی انڈادانی موجود نہ ہو لیکن رحم درست ہو۔

۳۔ ایک مرد کا نطفہ ایک غیر عورت کا انڈا (رضاکارانہ) لے کر ٹسٹ ٹیوب میں بیرونی بارآوری کے لئے رکھا جائے پھر اس حصہ کو کسی دوسری شادی شدہ عورت کے رحم میں ڈال دیا جائے یہ طریقہ اس وقت اپنایا جاتا ہے جب شادی شدہ عورت جس کے اندر بارآور حصہ ڈالا گیا ہے لیکن اس کی انڈادانی بانجھ ہو اور بچہ دانی درست ہو اور اس عورت کا شوہر بھی بانجھ ہو لیکن دونوں کی اولاد کی خواہش رکھتے ہوں۔

۴۔ ٹسٹ ٹیوب کے اندر بیرونی بارآوری زوجین کے انڈوں سے کی جائے پھر اسے حمل کیلئے رضامند عورت کے رحم میں ڈال دیا جائے، اس طریقے کو ایسے موقع پر اپنایا جاتا ہے جب زوجہ کا رحم کسی وجہ سے حمل کے قابل نہ ہو لیکن اسکی انڈادانی درست ہو یا وہ از راہ فیشن حمل کیلئے تیار نہ ہوں اور دوسری رضامند عورت حمل کا بار اٹھائے

۵۔ یہ طریقہ بھی سابقہ طریقہ کی طرح ہے لیکن اس میں اتنا فرق ہے کہ بارآوری کے بعد اسے نطفہ

والے مرد کی دوسری زوجہ کے اندر داخل کر دیا جائے جو اپنی سوکن کے بچے کے لئے رضامندی سے حمل کے لئے تیار ہو' یہ آخری طریقہ ان بیرونی ممالک میں جاری نہیں ہے جہاں تعداد ازدواج ممنوع ہے' بلکہ یہ صرف انہیں ممالک میں جاری ہے جہاں تعداد ازدواج کی اجازت ہے۔

یہ طریقے یورپ وامریکہ میں یا تو تجارتی مقاصد کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں یا انہیں ''نوع بشری کی خوبصورتی'' کا نام دیا گیا ہے اور کچھ ممتا کے تقاضے سے اپنائے جاتے ہیں کیونکہ غیر شادی شدہ خواتین یا ان شادی شدہ خواتین میں بھی اس کا داعیہ ہوتا ہے جو خود اپنے شوہر کے کسی سبب کی وجہ سے حاملہ نہیں ہو پاتی ہیں' ان اغراض کے لئے انسانی نطفوں کے بنک بھی قائم ہو چکے ہیں' جہاں ان کو ٹیکنیکل طریقے پر طویل مدت تک محفوظ رکھا جاتا ہے جو رضاکارانہ یا بالعوض حاصل کئے جاتے ہیں' رابطہ کی فقہ اکیڈمی نے مذکورہ صورتوں کی روشنی میں شرعی اعتبار سے اس کے یہ عمومی احکام بتائے ہیں:

(الف) مسلمان خاتون کی بے پردگی غیر محرم کے سامنے شرعاً کسی حال میں بھی درست نہیں' الا یہ کہ کوئی ایسی صورت ہو جسے شریعت نے بے پردگی کے لئے وجہ جواز تسلیم کیا ہو۔

(ب) گو خواتین کے لئے مرض کے علاج کے سلسلے میں کشف عورت جائز ہے مگر بہ قدر ضرورت ہی کشفِ ستر گنجائش ہے۔

یہ تو عام حکم تھا مگر مصنوعی بارآوری کے مذکورہ تینوں جائز طریقوں میں اکیڈمی نے طے کیا ہے کہ نومولود کا نسب و نطفہ انڈا دینے والے زوجین سے ثابت ہوگا' میراث اور دیگر حقوق ثبوت نسب کے تابع ہوتے ہیں' لہٰذا بچہ کا نسب جس مرد و عورت سے ثابت ہوگا' وراثت اور دیگر احکام بھی ان ہی کے درمیان ثابت ہوں گے۔

سوکن کی طرف سے حمل کے لئے رضاکارانہ تیار ہونے والی زوجہ (جو ساتویں طریقہ میں مذکور ہے) بچہ کی رضاعی ماں ہوگی' کیونکہ بچہ نے اس کے جسم و عضو سے استفادہ اس سے کہیں زیادہ کیا ہے' جتنا ایک شیر خوار بچہ مدت رضاعت کے اندر دودھ پلانے والی عورت سے کرتا ہے۔

مذکورۃ الصدر خارجی و داخلی بارآوری کے طریقوں میں سے بقیہ چاروں طریقے شرعاً حرام ہیں' ان میں جواز کی کوئی گنجائش نہیں ہے' کیونکہ ان میں یا تو نطفہ اور انڈا زوجین کے نہیں ہیں یا رضاکار حاملہ عورت نطفہ اور انڈا والے زوجین کے لئے اجنبی ہے' اس لئے اکیڈمی دینی جذبہ رکھنے والوں کو نصیحت کرتی ہے کہ وہ اس طریقہ کو اختیار نہ کریں' الا یہ کہ انتہائی سخت ضرورت ہو اور ضرورت شدیدہ کے تعین میں بھی پوری احتیاط مدنظر رکھی جائے۔

اکیڈمی کے سابق صدر شیخ عبدالعزیز بن بازؒ نے مذکورہ تینوں حالتوں میں توقف اختیار کیا ہے' اس لئے جواز